

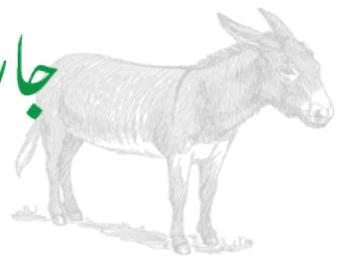
اپنی مل فارم

جارج آرولی کا عظیم ناول

تحریر

سید عرفان علی

سے آڈیوبک ڈاؤن لوڈ کریں syedirfanali.com



سید عرفان علی

دنیا کی مہترین کتب کے تراجم آڈیو اور شیکست ڈاؤن لوڈ کریں

اس کتاب کی آڈیوبک ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

سید عرفان علی ڈوٹ کوم کی تمام کتب پیکا ایکٹ

اور ڈی ایم سی اے کے تحت کاپی رائٹ ڈیزائن ہیں

COPYRIGHTED UNDER

DMCA-Digital Millennium Copyright Act

PECA-The Prevention of Electronic Crimes Act, 2016

انینیمل فارم allegorical novella ہے۔ درحقیقت ہر کردار کسی تاریخی شخصیت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ یہ 17 August 1945 میں شائع ہوا۔ ناول کے مصنف جارج آرویل کے مطابق روس میں جنگ عظیم دوسم سے قبل سالان بہت سختی سے حکومت کر رہا تھا۔ لوگوں پر جبر ہور رہا تھا۔ چنانچہ اس ناول میں دکھایا کے ایک عظیم انقلاب کے بعد آنے والے حکمران لوگوں کو کس طرح بے دوقوف بناتے ہیں۔ انینیمل فارم کے انسانی کرداروں پر نظر ڈالتے ہیں۔

مسٹر جونز Mr Jones

میز فارم کا مالک یہ نشاندہی کرتا ہے ॥ Czar Nicholas کی 1917 کے روی انقلاب سے پہلے وہاں کے بادشاہ زار تھے۔ زار نسل دوسم سے انقلاب کے بعد حکومت چھین لی گئی۔ مسٹر جونز کی مانندوہ لوگوں پر سختی بھی کرتا ان کا خیال بھی رکھتا۔ وہ سوت اور کاہل بھی تھا اور ظالم بھی چنانچہ ظلم غربت اور خواک کی کمی کی وجہ سے روی عوام اسکے خلاف ہو چکے تھے۔ وہ مغربی ممالک کے مقابلے میں غریب تھا۔

مسز جونز Mrs. Jones

زار کی ملکہ Alexandra الیگزٹرڈرا ہے۔

مسٹر پاکنگٹن Mr. Pilkington

مالک ہیں ہمسایہ فارم Foxwood کے۔ انہیں انگلینڈ کا لیڈر تصور کریں

مسٹر فریدرک Mr. Frederick

مالک ہیں نزدیکی فارم Pinchfield Pinchfield کے۔ فاشٹ جرمن ہٹلر انہیں جرمنی کا لیڈر تصور کریں۔

انہتائی ظالم اور مظلومی انسان۔ جانوروں پر ظلم کے خوشی محسوس کرنے والا۔

مسٹر ویمپر Mr. Whymper

ایک وکیل اینیمیل فارم کے جانور اس کے ذریعے سے باہر کی دنیا سے تعلق قائم کرتے ہیں۔
یہ سرمایہ داروں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو روں سے تجارت کر کے فائدہ اٹھاتے رہے۔
اب آتے ہیں اینیمیل فارم کے حکمران طبقے کی طرف۔ یہ سور (خزیر) ہیں

سور اولڈ میجر Old Major

نے جانوروں کو آزادی اور انقلاب کا خواب دکھایا اور کہا کہ محنت جانور کریں اور امیر دولت سے مزے لوٹیں ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔ اسے کارل مارکس یا ولادیمیر لینن کہا جا سکتا ہے جو کیوں نیزم کے بانی تھے۔
انہوں نے کہا کہ دنیا کے مزدوروں کی کٹھے ہو جاؤ اور حکومتوں پر قبضہ کرلو۔

سور نپولین Napoleon

نشاندہی کرتا ہے جو زف شالن کی۔ انقلاب کے بعد روں کا دوسرا حکمران۔
اولڈ میجر یعنی کارل مارکس اور لینن کے اصولوں کو بہت زیادہ پسند کرنے والا۔
نپولین، بہت شاطر عیار اور موقع شناس دکھایا گیا ہے۔

سور سنوبول Snowball

اولڈ میجر کی طرح کارل مارکس اور لینن کے اصولوں کو بہت زیادہ پسند کرتا ہے۔ عموم کے ساتھ مغلص ہے۔
روں میں ابتداء سے ہی Trotsky اور Stalin میں اقتدار کی جنگ شروع ہو گئی تھی۔

مگر شالن بہت عیار اور حکومت کرنے کے طریقے جانے کی وجہ سے سور نپولن کی طرح اقتدار پر قابض ہوا اور کہا جاتا ہے کہ 1940 میں اس نے ایک سازش کر کے Trotsky کو قتل کروادیا۔

سور سکویلر Squealer

سے بات چیت میں کوئی نہیں جیت سکتا۔ جھوٹ کو حق ثابت کرنا اسے آتا ہے۔ یہ روس کے ذرائع ابلاغ میڈیا اور پرنس کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو مکمل طور پر شالن کے قبضے میں تھی۔

اینیمل فارم کے تین گھوڑے

اینیمل فارم کے تین گھوڑے Mollie، Boxer، Clover یعنی مزدور طبقہ جو دل و جان سے انقلاب کا حامی ہے۔ ذہین نہ ہونے کی وجہ سے ہربات کو حق مان لیتا ہے۔ کلوور گھوڑی ہے۔

مولی Mollie

بھی اگر چہ گھوڑی ہے مگر امیر طبقہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہ زار کو پسند کرتے تھے مگر غلماند ہونے کی وجہ سے انقلاب کے خلاف بات بھی نہیں کی۔ مولی نے موقع ملنے پر فارم سے فرار ہو کر دوسرے فارم میں پناہ لے لی۔

اینیمل فارم کے کتے

روس کی پولیس اور فوج کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ شالن نے ان کا بہت خیال رکھا اور انہوں نے شالن کا تین کتے خاص اہمیت کے حامل تھے Jessie، Bluebell، Pincher، جیسی اور بلیوبیل باڑی گارڈ کتوں کی مائیں تھیں اور انہیں اہم حیثیت حاصل تھی۔

ان خوفناک کتوں کی وجہ سے جانور نپولین کے خلاف کوئی بات کرنے سے خوفزدہ رہتے

اینیمیل فارم کے پرندے

ان کسانوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن کو اجازت دے دی گئی تھی کہ وہ زمین کے مالک ہو سکتے ہیں۔

کوا Moses

چرچ کو پیش کر رہا ہے۔ اس کوئے نے نتا انقلاب سے پہلے کبھی کام کیا نہ بعد میں انقلاب کے بعد وہاں سے چلا گیا پھر واپس آگیا۔ شالن نے پہلے چرچ کے خلاف مہم چلانی مگر پھر اسے کام کرنے کی اجازت دے دی۔ یہ کوا "Sugar Candy Mountain" کے بارے میں یعنی جنت کے بارے میں بتاتا جس سے جانورا پنے کام اور تھکن کو بھول کر اور زیادہ کام کرتے کہ خدا کام سے خوش ہو کر اجردے گا۔

مرغیاں Hens

اصل میں روس کے کسان ہیں کہا جاتا ہے کہ شالن کے مظالم اور بھوک سے یوکرین کے چالیس لاکھ سے ایک کروڑ کے درمیان کسان موت کے منہ میں چلے گئے۔

یہ تین مرغ Three young Black Minorca pullets

در اصل کسانوں کے لیڈر ہیں

کبوتر Pigeons

جو نپولین یا شالن کا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ روسي اخبارات و رسائل کی تربجمانی کرتے ہیں۔

گدھا Old Benjamin, the donkey

سوروں کی طرح پڑھا لکھا ہے۔ ذہین بھی ہے۔ اپنا فلسفہ رکھتا ہے۔ سوروں کے کرپٹ ہونے پر اسے تعجب نہیں۔
بہت سے لوگ جانتے تھے کہ شالان کی حکومت بہت جلد ظلم کرے گی امگروہ کچھ کرنہیں سکتے تھے۔

بکری Muriel

جو سوروں اور کتوں کی طرح پڑھ لکھ سکتی تھی۔

بھیڑیں Sheep

کچھ لوگ جاہل ہوتے ہیں۔ ہربات کو مان لیتے ہیں۔ اور بغیر سمجھ بوجھ کے ایک بات سننے کے بعد اس کا پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بھیڑوں کا کام بھی ہر احتجاج کے دوران

Four legs good, two legs bad! Four legs good, two legs ba-a-a-a-d!
کے نعرے لگانا تھا۔

اینیمیل فارم

مسٹر جوز نام تھا میز فارم کے مالک کا۔

رات کے وقت شراب کے نشے میں انہوں نے مرغیوں کو ڈر بے میں پہنچایا

مگر ہوش نہ ہونے کی وجہ سے کندھی بند کرنا یاد نہ رہا۔ لال ٹینک کی روشنی دائیں باسیں رقص کر رہی تھیں۔

جھومنتے اور لڑکھراتے آنکن سے باہر نکلے۔ دروازے سے باہر اپنے جو تے پھینکئے۔

شراب کا ایک اور گلاس چڑھایا اور بستر پر سونے چلے گئے جہاں ان کی بیوی اپنے خراٹوں کے ساتھ پہلے سے ہی موجود تھی۔

کمرے کی روشنی بند ہونے کے ساتھ ہی مویشی خانے کے جانوروں نے حرکت کرنا شروع کی۔

وجہ یہ تھی کہ دن میں سب جانوروں کو پتہ چل گیا تھا کہ آدھے سفید سور بوڑھے مجر کو ایک عجیب و غریب خواب نظر آیا ہے۔
اسکی خواہش تھی کہ تمام جانور اس خواب کو سنیں۔

فیصلہ کیا گیا کہ جب مویشی خانے کے ماک مسٹر جونز سو جائیں گے تو تمام جانور گودام میں جمع ہوں گے۔
بوڑھے مجر جس کو ولنڈن بیوٹی کے نام سے نمائش میں لے جایا گیا تھا اور یہی اس کا اصل نام تھا کی سب جانور اسکی
عقل و داناٹی کی وجہ سے عزت و احترام کرتے تھے اور اپنی نیند کا ایک گھنٹہ اسکی بات سننے کے لئے دینے کو تیار تھے۔
م مجر بوڑھا تو ہو چکا تھا مگر رعب و بد بہ قائم تھا۔ اس وقت وہ پلیٹ فارم نما بلند جگہ پر گھاس پر لیٹا ہوا تھا۔

وقت سے پہلے ہی جانور آنا شروع ہو گئے۔ تین کتے جیسی بلیوں میں اور پچھر آئے۔ سور مرغیاں کبوتر بھیڑیں
گائیں اور پھر کلوور اور بوکر ایک ساتھ آئے۔ کلوور بہت اچھی صحت کی بھاری جسم کی گھوڑی تھی۔

اپنی آدمی عمر پوری کر چکی تھی جبکہ بوکر بہت شاندار جسم کا صحت مندرجہ تھا۔ دو گھوڑوں کے برابر جسامت اور اٹھارہ ہاتھ
اوپنجا۔ چہرے سے بے وقوف نظر آتا کم عقل بھی تھا مگر کام بے تحاشہ کرتا اور کردار میں بے حد پیشگوئی تھی جس کی وجہ سے
سب اسکی عزت کرتے۔ سفید رنگ کی بکری می رینیل Muriel آئی اور پھر سب سے پرانا جانور جس کا مزاج بھی سب
سے تیز تھا آیا یہ بخمن Old Benjamin گدھا تھا۔ سخت بد مزاج بہت کم بولنے والا اگر کبھی بولتا بھی تو غصے
میں کھتادا ہے کھیاں اڑانے کے لئے لیکن اگر کھیاں نہ ہوتیں تو دم کی بھی کیا ضرورت تھی۔ جب پوچھا جاتا کہ آپ ہنستے
کیوں نہیں تو جواب آتا کہ ایسی کون سی چیز ہے کون ہی بات ہے جس پر ہنسوں۔ وہ بوکر سے محبت کرتا تھا اور اتوار کے دن
دونوں ایک ساتھ سیر کرتے ہوئے گھاس کھاتے اگر چہاں وقت بھی ان میں بہت کم بات چیت ہوتی۔

بلخ کے بچے آئے تو کلودو نے اپنے پیروں کے درمیان محفوظ جگہ بنائی جہاں بیٹھ کر وہ سو گئے۔

Mollie گھوڑی آئی اور آخر میں بلی بھی آگئی۔ اس نے گرم جگہ تلاش کی وہاں بیٹھ کر مسلسل آوازیں نکالتی رہی۔

Moses موزز نامی کوئے نے بھی آنا تھا مگر وہ پچھلے دروازے کے اوپر سور ہاتھا۔

سب جانوروں کے بیٹھ جانے کے بعد بوڑھے مجرنے گا صاف کر کے بولنا شروع کیا۔

"میرے دوستو! ساتھیو! آپنے سن لیا ہو گا کہ میں نے کل رات ایک عجیب و غریب خواب دیکھا۔ جس کا تذکرہ بعد میں کروں گا۔ پہلے کچھ اور کہنا چاہتا ہوں۔ میرے مرنے کا وقت قریب ہے۔

مگر میں اپنا فرض خیال کرتا ہوں کہ اپنی زندگی کے تجربات آپ تک پہنچا دوں۔ میری زندگی بھی طویل تھی اور اس میں سوچنے کا موقع بھی خوب ملا۔ زندگی کیا ہے یہ خوب جانتا ہوں اور جانوروں کی فطرت سے بھی آگاہ ہوں۔

میرے دوستو! ساتھیو! آپکی زندگی بہت مختصر ہوتی ہے جو کم بھی ہے اور دکھوں سے بھری ہوئی سخت اور قابلِ رحم بھی۔ کہانے کو صرف اتنا ملتا ہے جس سے زندہ رہ سکیں اور آخری سانس تک مشقت لی جاتی ہے۔ جیسے ہی جانور کمزور اور کام کرنے کے قابل نہ رہے مروادیا جاتا ہے۔ ایک سال کی عمر کے بعد کون سا جانور ہو گا جس نے کبھی خوشی دیکھی ہو۔ کبھی آرام کیا ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ انگلستان کا ہر جانور غلام ہے اور مسلسل محنت کا عذاب برداشت کر رہا ہے۔

کیا فطرت کہتی ہے کہ یہ تنکالیف برداشت کی جائیں۔

یا پھر ہمارا ملک اس قدر غریب ہے کہ یہ اس میں رہنے والوں کو خوشحال زندگی گزارنے کے موقع فراہم نہیں کر سکتا۔

نہیں ایسا بالکل نہیں ہے

یہاں کی زرخیز میں تو اتنی وافر مقدار میں خوارک پیدا کرتی ہے کہ اگر جانور موجودہ تعداد سے کہیں زیادہ بھی ہوں تو انہیں

شاندار خوراک مل سکتی ہے۔ صرف ہمارا فارم ہی درجن بھر گھوڑوں بیس گالیوں اور سینکڑوں بھیڑوں کی پروردش کر سکتا ہے۔ انہیں عزت و احترام بھی حاصل ہو سکتا ہے اور ایک شاندار زندگی ہمارے تصور سے بھی زیادہ شاندار ہمیں حاصل ہو سکتی ہے۔
اگر ایسے اچھے حالات حاصل کرنا ممکن ہے تو ہم اس قدر تکلیف دہ زندگی کیوں گزار رہے ہیں؟

اس کا جواب ہے انسان آدمی

ہم محنت کرتے ہیں اور اس کا پہل حاصل کرتا ہے یہ انسان

ہماری مشکلات اور مسائل کا ذمہ دار ہے انسان

تو ہمارے اصل دشمن کا نام بھی انسان ہی ہے۔

اگر اسے ختم کر دیا جائے راستے سے ہٹا دیا جائے تو بھوک ختم ہو جائے گی غربت ختم ہو جائے گی اور دون رات کی محنت و مشقت کا بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمه ہو جائے گا۔ یہ انسان ہی ہے جو خود محنت نہیں کرتا بلکہ دوسروں کی محنت کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ کیا یہ دودھ اٹھے دے سکتا ہے؟ کیا اس میں اتنی طاقت ہے کہ مل چلا سکے؟ کیا اس قدر تیز بھاگ سکتا ہے کہ خرگوش اس کے ہاتھ آ جائیں؟ یہ انسان کوئی کام نہیں کرتا اور اگر کوئی کام کرتا ہے تو وہ ماں ک بنتے کا آقا بننے کا ہے۔ جانوروں کو بہت تھوڑی خوراک دے کر بہت زیادہ کام لیتا ہے اور تمام پیداوار کے خود مزے اڑاتا ہے۔ ہمارے پاس ہماری کھال کے سوا کیا ہے؟ یہ گائیں بیٹھی ہیں۔ ایک سال میں ہزاروں گیلن دودھ دیتی ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ گائے کے بچے انہیں استعمال کریں مگر یہ ہمارے دشمن انسان نے استعمال کیا۔
اے مرغیو! تم نے جوانٹے دیئے ان سے چوزے نکلنے چاہئے تھے

مگر انہیں تو جو نہنے دولت کمانے کے لئے استعمال کیا اور پیچ دیئے گئے۔ کلوڈ کے چار بچے جو بڑھاپے میں اس کے مدگار بنتے فروخت کر دیئے گئے اور اب کبھی اسے دوبارہ نہیں ملیں گے۔ کام سخت ترین محنت و مشقت اور بد لے میں بے آرام زندگی اور تھوڑی سی خوارک۔ اسی وجہ سے ہم اپنی فطری عمر تک زندہ نہیں رہتے۔ میں خوش قسم تھا جو بارہ سال تک زندہ ہوں اور چار سو کے قریب بچے ہیں مگر کوئی دوسرا اتنا خوش قسم نہیں۔ ایک سال کی عمر میں چھری اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ گایوں سوروں مرغیوں بھیڑوں کے ساتھ کتوں اور گھوڑوں کا بھی یہی انجام ہے۔ بوکسر جیسا کام کرنے والا گھوڑا بھی جب محنت اور مشقت کے قابل نہیں رہے گا تو اس کا گوشت کرنے کھائیں گے۔ اور وہ کتنے بوڑھے ہونے کے بعد دریا میں ڈبو دیئے جائیں گے۔ ہماری تکالیف کا ذمہ دار انسان ہے۔ اگر اسے راستے سے ہٹا دیا جائے تو جو چیزیں ہم پیدا کریں گے وہ ہماری ہوں گی۔ ہمیں آزادی حاصل کرنی ہوگی اور اس کے لئے محنت کرنی ہوگی۔ بغاوت کرنی ہوگی۔ انقلاب کے لئے بغاوت۔ یہ انقلاب ایک ہفتے میں بھی آسکتا ہے اور سو سال کا عرصہ بھی لگ سکتا ہے۔ مگر اسے آنا ہے۔ میرا یہ پیغام نسل درسل آگے چلنا چاہئے تاکہ انقلاب کی کوشش جاری رہ سکے۔ ارادے ہمیشہ تازہ رہنے چاہئیں۔ دوسروں کی باتوں میں نہیں آتا۔ یہ سب جھوٹ ہے کہ انسان اور جانور دوست ہیں ان کے ساتھ رہنے میں ہی خوشحالی ہے۔ انسان کا دوست صرف انسان ہے۔ جانوروں میں اتحاد بے حد ضروری ہے۔

یہ سن کر جانور نفرے لگانے لگے
جانور جانور بھائی بھائی تم بھی جانور ہم بھی جانور
انسان ہمارے دشمن ہیں انسانوں کو ختم کرنا ہے
جانور زندہ باد انسان ہائے ہائے

اسی دوران جب کتوں کو چوہنے نظر آئے تو ان پر حملہ کیا۔ میجر نے جانوروں سے ووٹنگ کروائی اور سب نے چوہوں اور خرگوشوں جیسے جانوروں کو بھی دوست تسلیم کیا۔ البتہ کتوں اور بلی نے ان کے حق میں بھی ووٹ ڈالے اور مخالفت میں بھی۔ میجر نے سب کو سمجھایا کہ دوپیروں پر چلنے والے کو دشمن تسلیم کیا جائے اور چارپیروں والے کو دوست۔ انسان پر فتح پانے کے بعد بھی اس طرح زندگی نہ گزاری جائے جس طرح انسان گزارتا ہے۔ گھروں میں نہیں رہنا۔ بستر پر نہیں سونا۔ نہ کپڑے پہننے ہیں۔ شراب سکریٹ کے قریب نہیں جانا۔ کمالی نہیں کرنی دلت جمع نہیں کرنی اور تجارت سے ہمیشہ دور رہنا ہے۔ ایک جانور دوسرے جانور کا ہمیشہ خیال رکھے اس بات سے قطع نظر کے وہ کمزور ہے یا بہت معصوم۔ اس کے اوپر کبھی ظلم نہیں کرنا۔

کل رات میں نے جو خواب دیکھا اس میں وہ زمانہ تھا جب زمین انسانوں سے پاک ہوگی۔ خواب تو پوری طرح یاد رہا مگر بچپن کا وہ قصہ یاد آگیا جب ماں دوسرے سوروں کے ساتھ مل کر وہ گیت گاتی تھی۔ ہم اسے فراموش کر چکے ہیں۔ وہ گیت بوڑھے میجر نے سمجھی گی سنا یا جس نے سب جانوروں کے اندر جوش پیدا کر دیا

اے جانورو انگلستان کے آئرلینڈ کے

اے جانورو دنیا بھر کے جانورو

خوبیوں سے بھری نوید سنو

اس حسین وقت کے بارے میں جو آنے والا ہے

آئے گا ضرور جلدی یادیرے سے

جب ظالم انسان سے آزاد ہوں گے

انگلستان کے کھیت اور میدان
 اور وہاں حکومت ہو گی ہماری
 ہم زنجیروں سے لگاموں سے آزاد ہوں گے اس دن
 اور پھر نہ ہم پڑ گئے بر سائے جائیں گے
 جانور امیر ہوں گے اس دن
 گندم جو دلیا اور سوکھی گھاس
 اور دوسری فصلوں کے مالک ہوں گے ہم
 ہر طرف روشنی صاف ہوا یہاں پانی
 اس دن کا تحفہ جب ملے گی ہمیں آزادی
 تو کرو اس دن کے لئے محنت
 اس عظیم مقصد میں چاہے موت ہی ہمارا مقدر کیوں نہ بنے
 مگر گالیوں گھوڑوں ہنس اور مرغیوں
 ہاتھ بڑھا کو مقصد پانے کے لئے
 اے جانورو انگلستان کے آرلینڈ کے
 اے جانورو دنیا بھر کے جانورو
 آئے والے شہری دور کی یہ نوید

خود بھی سنو غور سے اور

سب تک پہنچا دو

سب جانوروں کے جسموں میں گرمی آچکی تھی۔ یہ گانا ہر کوئی اپنی زبان میں گارہاتھا مگر جونز صاحب کی آنکھ اس شور سے کھل گئی سمجھے لومڑی آنے سے جانور شور کر رہے ہیں چنانچہ اپنی بندوق سے فائر کیا۔ تمام جانور ڈر کر مختلف جگہوں میں چھپ گئے۔ اب وہاں مکمل خاموشی تھی۔

بوڑھا میجر تین دن بعد دنیا سے رخصت ہو گیا مگر جوبات وہ بتا گیا تھا جانوروں کے دلوں کو سچی لگی تھی چنانچہ وہ اپنے آپ کو انقلاب کے لئے تیار کر رہے تھے۔

بغاوتوں کے لئے ذہین اور چالاک ترین جانور سوروں نے جانوروں کی تعلیم تنظیم اور متعدد کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ سوروں میں سنوبال اور نپولین دوسروں سے زیادہ ذہین تھے۔ نپولین غصے والا صحت مند جوش سے بھر پور تھا۔ کم بولتا مگر اپنی خاص رائے رکھتا۔ وہ جدت پسند اور رسیقہ مند بھی تھا۔ جبکہ سنوبال خوش مزاج باتیں کرنے میں ماہرا اور جدت پسند مگر عقل میں نپولین سے کم تھا۔ تیسرا انہم سور سکویلر تھا۔ اپنی بات ثابت کرنے میں اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ بلکہ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ثابت کرنا اس کا کام تھا۔ جانور اس کی جھوٹی باتوں کو بھی سچ مان لیتے۔ ان تینوں سوروں نے میجر کے خیال اور سوچ کو Animalism یا جانوریت کا نام دیا۔ جانوروں کو انقلاب کے لئے تیار کیا جانے لگا۔ راتوں کو ان کے اجلاس ہوتے۔ کچھ جانور ڈرتے کے مسٹر جونز نہ ہوں گے تو ہم خوراک نہ ملنے پر مر جائیں گے۔ مولی سفید رنگ کی گھوڑی کو فلر تھی کہ انقلاب کے بعد اسے شکر مانا تو بند نہیں ہو جائے گی۔ کیا گلے میں خوبصورت ڈوری رہیں بعد میں بھی پہنچی جاسکے گی۔ سنوبال نے علمndi سے اسے سمجھایا کہ اگرچہ ہم شکر تیار نہ کر سکیں گے مگر خوراک بہت ملے

گی اور یہ ڈوری تو غلامی کی یادگار ہے۔ تمہیں آزادی عزیز ہے یا یہ خوبصورت ڈوری۔

مولیٰ اگرچہ خاموش رہی مگر جواب اسے تسلی نہیں دلا سکتے تھے۔ سوروں کو سب سے زیادہ مشکل کو موز زکی پھیلائی ہوئی افواہوں کی تردید میں پیش آئی۔ مسٹر جونز کا جاسوس کوا Moses موزز کام بالکل نہ کرتا مگر باتیں بنانے میں اس کا جواب نہیں تھا۔ جانوروں کی باتیں مسٹر جونز کو بتاتا اور جانوروں سے کہتا کہ Sugarcandy شکر کا پہاڑ نامی ایک جگہ ہے جہاں مرنے کے بعد جانور جاتے ہیں۔ وہاں خوشیاں ہی خوشیاں ہیں خوراک ہی خوراک۔ مگر سور کو شش کرتے کہ اس کی بات پر جانور یقین نہ کریں۔ بوکسر اور کلوور انقلاب کے لئے سب سے آگے تھے۔

ہر جلے میں موجود ترانہ "انگلستان کے جانور" پڑھنے میں بھی پیش پیش۔

مسٹر جونز کے حالات خراب ہو رہے تھے جسکی وجہ سے بغاوت کی راہ بھی ہموار ہو رہی تھی۔ وہ عقلمند اور محنتی تو تھے مگر بخخت کرنے والے۔ ایک مقدمے نے ان کے تمام پیسے بر باد کر دیئے جس کے غم کو بھلانے کے لئے ہر وقت شراب پینے لگے۔ فارم کی طرف سے دھیان ہٹ گیا اور جلد ہی خوبصورت فارم جنگل کا منظر پیش کرنے لگا۔ ایک اتوار کو وہ اپنے حال میں مست رہے اور جانوروں کو کھولنا اور کھانا کھلانا بھول گئے۔ جانوروں سے جب بھوک ناقابل برداشت ہو گئی تو اپنے جنگل کو ٹکر باہر نکل آئے۔ غصے میں مسٹر جونز نے انہیں مارنا شروع کیا۔ جانور بھی غصے میں تھے۔

انہوں نے بھی لا تلوں اور سینگوں سے آذیوں پر جوابی حملہ کر دیا۔ جلد ہی آدمی شکست کھا کر فارم سے بھاگ رہے تھے۔ مسٹر جونز بھی فرار ہو گئے۔ اب فارم پر جانوروں کا قبضہ تھا۔ جونز کی ہر نشانی کو توڑا لگایا سب خوش تھے۔ پہلے سے دگنی خوراک انہیں مل رہی تھی۔ کئی بار ترزا "انگلستان کے جانورو" گایا گیا۔ پھر جورات انہوں نے مزرے سے سوکر گزاری اس کا انہیں تصور بھی ممکن نہ تھا۔ صح اٹھ کر بلند جگہ سے فارم کا جائزہ لیا۔

سب جانور بے حد خوش تھے۔ جی بھر کر خوراک کھائی۔ تمام فارم اور اس میں موجود چیزیں اب ان کی ملکیت تھیں۔ پھر جو زکے گھر میں قطار بنایا کردیا۔ کیا شاندار گھر تھا۔ جانوروں کے گوشت کے لٹکڑے بھی موجود تھے جنہیں دفنا دیا گیا۔ پھر فیصلہ کیا گیا کہ اس عمارت کو یادگار کے طور پر رکھنا چاہئے۔ سوروں نے پڑھنا لکھنا سیکھ لیا تھا۔

مینیز فارم کے بورڈ پر رنگ کر کے اس پر

جانورستان Animal Farm

لکھ دیا۔ اب یہ مینیز فارم کے بجائے انہیں فارم تھا۔

سوروں نے اس فارم کے سات اصول بنالئے تھے۔ سنوبال نے بلند جگہ پر یہ اصول بڑے الفاظ میں لکھ دیئے۔
ایک۔ دو پیروں پر چلنے والا دشمن ہے

دو۔ چار پیروں والا یا پر رکھنے والا دوست ہے
تین۔ جانور کسی صورت میں کپڑوں کا استعمال نہیں کریں گے
چار۔ جانوروں کا بستہ استعمال کرنا اور اس پر سونامنع ہے

پانچ۔ شراب کبھی استعمال نہیں کی جائے گی
چھ۔ ایک جانور دوسراے جانور پر کبھی ظلم نہیں کرے گا۔

سات۔ تمام جانوروں کے حقوق مساوی ہیں

اگرچہ ان میں املاکی کچھ غلطیاں تھیں۔ سب کو یہ اصول سنائے گئے۔

سب کے لئے یہ قابل قبول تھے اور یاد کرنے کی کوشش کی جانے لگی۔ سوروں نے کہا کہ اب سب مل کر گھاس کاٹیں گے۔ گایوں سے دودھ نکالا جائے گا جلد ہی پانچ بالٹیاں دودھ سے بھری ہوئی موجود تھیں۔ نپولین نے کہا آپ سب گھاس کاٹنے جائیں میں سوچتا ہوں دودھ کا کیا کرنا ہے۔ گھاس تو کٹ گئی مگر جب جانور واپس آئے تو دودھ کی بالٹیاں خالی ملیں۔ کام میں بھی مشکلات پیش آ رہی تھیں کیونکہ جانوروں کے لئے اوزار نہ تھے۔ سوروں نے ہر مشکل کا کوئی نہ کوئی حل نکال دیا۔ کام پانچ جانور کرتے سورا نہیں مشورے دیتے کام کرتا دیکھتے اور آرام کرتے۔ جب کلوور اور بوکسر جیسے صحت مند جانور بہت ہی زیادہ کام کرتے تو سوران کی ہمت بڑھاتے۔ شاباش اور تیز۔ بُطخ اور مرغی کے چوچے سے دانے جمع کرنے سے لے کر بڑے جانوروں تک سب نے ایمانداری اور ہمت سے کام کیا کیونکہ یہ فارم ان کا اپنا تھا۔ خاص طور پر بوکسر تین گھوڑوں کے برابر کام کر جاتا۔ صحیح جلدی جا گتا۔ خوب کام کرتا اور کہتا

"میں پہلے سے زیادہ محنت کروں گا"

کچھ جانور یعنی مولی اور بلیاں وغیرہ اگرچہ کام سے بھاگ رہی تھیں اور مختلف بہانے بناتیں۔ بڑی عمر کے بندر بھجن پر انقلاب کا کوئی فرق نہ پڑا۔ اب بھی آہستہ آہستہ پہلے کی طرح کام کرتا اور انقلاب کے جواب میں کہتا کہ بندروں کی عمر میں بڑی طویل ہوتی ہیں۔ تم نے کیا کبھی کوئی مردہ بندر دیکھا ہے؟ اس کا یہ جواب جانوروں کی سمجھ میں نہ آتا تو چپ ہو جاتے۔ اتوار کو جانور جشن مناتے۔ چھٹی کا دن ہوتا۔ ہرے رنگ کے کپڑے پر سفید رنگ سے سینگ اور کھربنا کر جانوروں نے اپنا جھنڈا بھی تیار کر لیا تھا۔ انسانوں کو ختم کرنا اور دنیا پر جانوروں کی حکومت ان کی سوچ تھی۔ اتوار کو ہی میدان میں جمع ہو کر اگلے ہفتے کے کام کے بارے میں فیصلے ہوتے۔ سنوبال اور نپولین اگرچہ سب سے زیادہ بولتے مگر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی فکر میں بھی لگ رہتے اور ایک دوسرے کی کاٹ کرتے۔

سوروں نے ایک کمرے کو مطالعہ گاہ بنایا جہاں کتابیں پڑھ کر مختلف جانوروں کی تربیت کے نئے نئے طریقے ایجاد کئے۔ سنوبال اس کام میں آگئے تھا۔ جانوروں کو تعلیم بھی دینی چاہی مگر یہ کام کامیاب نہ ہوا کیونکہ جانور کم عقل تھے اور کافی غور و خوص کے بعد سات اصولوں کو ایک اصول میں بدل دیا گیا تاکہ تمام جانور اسے یاد کر سکیں

دوست ہمارے دو ٹانگوں والے دشمن ہمارے چار ٹانگوں والے

جب پرندوں نے کہا کہ انکے بھی تو دو پیر ہیں تو جواب دیا گیا کہ انکے پر بھی انکے پیر ہی ہیں۔ کتنے جیسی اور بلیوں میں کھننوپکوں کی پیدائش ہوئی۔ نپولین انہیں ایک کمرے میں لے گیا جہاں عام جانوروں کا جانا ممکن نہ تھا۔ وہ اب خاموشی سے انہیں پال رہا تھا۔ جانوروں کو علم ہو چکا تھا کہ تمام دودھ سور استعمال کر رہے ہیں۔ سیب وغیرہ بھی جانوروں میں تقسیم ہونے کے بجائے سوروں کے حصے میں آتے۔ کچھ جانوروں نے یہ بات ناپسند کی تو تیز زبان سور سکو یلرا آیا اور کہا کہ دودھ اور سیب وغیرہ ہمیں پسند نہیں۔ مگر آپ کی خدمت کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی صحت کا خیال رکھیں لہذا پسند نہ ہونے کے باوجود انہیں استعمال کرتے ہیں تاکہ ہم آپ کے کام آسکیں اور جونز کی واپسی کو ناممکن بنا سکیں۔ یہ بات سن کر تمام جانور مطمئن ہو گئے۔



ایک طرف انیمیل فارم اپنے کبوتروں کے ذریعے دوسرے فارمز میں پیغام بھیج رہا تھا کہ انقلاب لے آؤ دوسری طرف مسٹر جونز اپنے اوپر ہونے والے ظلم کی داستان لوگوں کو سناتے۔ خاص طور پر دونزدیکی فارمز کے مالک مسٹر پیٹھ فیلڈ اور مسٹر فریڈرک اگرچہ ایک دوسرے کے مخالف تھے مگر اس بغاوت سے پریشان تھے کیونکہ انیمیل فارم کے جانور فارم چلا رہے

تھے۔ کچھ جانور دوسرے فارم میں بھی بغاوت کی کوشش کرتے

اور جب انہیں مارا جاتا تو " انگلستان کے جانوروں " نامی ترانے لگتے۔

ایک روز مسٹر جونز اپنے ساتھیوں کے ساتھ بندوقیں لے کر فارم پر حملہ آور ہوئے۔ مگر جانوروں نے حملے کا سخت جواب دیا اور جلد ہی جونز اپنے ساتھیوں سمیت بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ اس لڑائی میں بھیڑ آدمیوں کی فائزگ سے مرگی تھی۔ ترانے اور جھنڈے کے ساتھ اس کو دفن کیا گیا۔ سنوبال اور بوسکر کو بہت زیادہ بہادری دکھانے پر اعزازات سے نواز گیا۔ اس جنگ کو battle of the cowshed کا نام دیا گیا کیونکہ اس کا آغاز گائے کے باڑے سے ہی ہوا تھا۔

مولی کی حرکات پر اسرار تھیں۔ کبوتر نے اس کی گمراہی کی اور اس بارے میں بتایا۔ وہ انسان کے ساتھ بھی دیکھی گئی جو اسے پیار کر رہا تھا۔ کبھی کبھی زمین پر کام کرنا سخت اور خراب موسم کی وجہ سے بہت مشکل ہو جاتا۔ سور سب سے زیادہ عقلمند تھے مگر سنوبال اور نپولین ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی فکر میں ہمیشہ رہتے۔ سنوبال نے ہوا سے چلنے والی چکی کا منصوبہ تیار کیا اور کہا کہ اس سے بچالی بن سکے گی روشنی ہو گئی سردی میں گرمی ملے گی اور دوسرے کاموں میں بھی آسانی ہو جائے گی۔ سنوبال دن رات اس منصوبے پر غور کرتا رہا زمین پر نقشے تیار کرتا۔ نپولین اس منصوبے کا بھی مخالف تھا بلکہ ایک مرتبہ سے دیکھنے آیا۔ غصے کا اظہار کیا اور نقشے پر پیشاب کر کے چلا گیا۔ اس نے مشہور کردیا کہ اس سے صرف وقت اور محنت کا ضیاء ہو گا۔ یعنی نیکوں کا کام ہے۔ اس میں وقت ضائع کرنے کے بجائے اسلحہ جمع کیا جائے اور انقلاب کو پھیلا یا جائے۔

وٹنگ کے بعد فیصلہ کیا جانا تھا کہ یہ پونچکی بننی ہے یا نہیں۔ سنوبال نے اس کی اہمیت پر تقریر کی تو سب جانور اس کے حق میں ہو گئے۔ پھر نپولین آیا۔ غصے میں آواز زکالی تو نوکتے بہت ہی بڑی جسامت کے وہاں بھوکلتے ہوئے آئے اور سنوبال پر حملہ کیا۔ وہ بھاگا۔ کتنے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے مگر خوش قسمت تھا کہ ان کے ہاتھ نہ آیا اور فارم سے بھاگ نکلا۔

بھی واپس نہ آنے کے لئے۔ یہ کتنے وہ تھے جنہیں نپولین نے پالا تھا۔ اب بڑے ہو چکے تھے انتہائی خونخوار جوہیشہ نپولین کے ساتھ رہتے۔ نپولین اب وہاں کا حکمران تھا۔ فیصلہ صادر ہوا کہ تمام جانوروں کے بجائے اب صرف سورہی فیصلے کریں گے۔ اتوار کو سب جانور جمع ہوں گے۔ ترانہ ہوگا تمام ہفتے کے کام تقسیم ہوں گے اور اب سوروں کا فیصلہ اور حکم آخری تصور ہوگا۔ ان کے حکم کے سامنے اختلاف کی گنجائش نہیں۔ جانور سمجھ رہے تھے کہ یہ غلط ہو رہا ہے۔ غصہ بھی تھا مگر اظہار کا نہ حوصلہ تھا نہ دماغ۔ اگر کسی نے بولنے کی کوشش کی تو کتوں کی دہشت نے چپ کروادیا۔ پھر سکویلر آیا اور بولا کہ حکمرانی میں اگرچہ بہت سی مشکلات ہیں مگر نپولین اس پر یقینی کو قبول کر رہے ہیں تاکہ آپ کو اچھا حکمران مل سکے۔ سنو بال غدار تھا۔ جوز کی طرح۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ وہ واپس آ جائیں۔ اسکی باقیں ایسی تھیں کہ جانور انہیں سچ سمجھنے لگے اور بوكسر نے کہا نپولین سچا ہے اور میں پہلے سے زیادہ کام کروں گا۔

اتوار کو جانور میدان میں جمع ہوتے۔ پورے مہینے جو کام کرنے تھے انکے احکامات لیتے۔ ہاں بوڑھے مجرم کی کھوپڑی کے قریب احترام سے کھڑا ہو نالازمی تھا۔ البتہ تین سور نپولین سکویلر اور Minimus مینیمس جانوروں سے الگ برتر جگہ پر رہتے اور کتنے کی حفاظت کرتے۔ Minimus شاعر تھا جسے نظمیں اور گیت لکھنے میں کمال حاصل تھا۔ پھر اعلان کیا گیا کہ ہوائی چکی کی تعمیر کی جائے گی جس کے لئے پہلے سے زیادہ محنت اور خوراک میں کمی کی ضرورت ہے بلکہ یہ تو دراصل نپولین کا ہی منصوبہ تھا جسے سنوبال نے چوری کیا تھا۔ سکویلر نے تمام جانوروں کو اپنی باتوں سے راضی کر لیا جو نہ ہوئے وہ کتوں کی غراہٹ کی وجہ سے خاموش رہے۔ جانوروں نے تمام سال سخت محنت کی۔ دل و جان سے محنت۔ وہ سمجھتے رہے کہ انسان نہیں بلکہ انکی محنت کا صلدہ انہیں ہی ملے گا۔ پھر اتوار کو بھی چھٹی کی جگہ کام کیا جانے لگا۔ موسم مخالف تھا۔ ہوا کی چکی کی تعمیر میں بھی مشکلات آ رہی تھیں۔ پھر وہ کو خاص جسامت میں توڑنا آسان کام نہ تھا۔

پھر وہ کو بلند جگہ گھیٹ کر لے جایا جاتا۔ نیچے گر کر ٹوٹتے اور چکلی کی تعمیر جاری رہتی۔ بوکسر نے بہت ہی زیادہ کام کیا اور جب اسے جانور کہتے کہ اپنی صحت کی طرف دھیان کرے تو وہ کہتا

"میں اور زیادہ کام کروں گا اور نپولین سچا ہے صحیح بات کھتا ہے"

نپولین نے ہوائی چکلی کی اشیاء کے حصول کے لئے دوسرے فارم سے خرید و فروخت کا بھی اعلان کر دیا۔

گندم فروخت ہو گئی انڈے نیچے جائیں گے۔ گھاس بھی دی جائے گی۔ یہ بات اصولوں کے خلاف تھی مگر کتنے وہاں موجود تھے جن کی غراہٹ نے کسی کو احتجاج کا حق نہ دیا۔ ایک انسان Mr. Whymper مسٹر وہمپر کو ذمہ داری دی جا چکی تھی کہ خرید و فروخت کے کام میں مدد کرے۔ جانوروں کے دل کو مطمئن کرنے کے لئے سکویلر پھر سامنے آیا۔ دوستو! کیا کبھی اصولوں کی تحریر میں یہ پڑھا تھا کہ تجارت نہیں ہو گی۔ جانور پھر اس کی باتوں میں آگئے۔ مسٹر وہمپر کا دوباری احکامات

لینے آتے تو سنوبال جسکے چار پاؤں تھے انسان جس کے دو پاؤں تھے کو احکامات دیتا۔ جانور فخر محسوس کرتے۔

بلکہ اب تو یہ افواہیں گردش کر رہی تھیں کہ اینیمل فارم کے نپولین کا تجارتی معاملہ نزدیکی دو فارموں میں سے ایک کے ساتھ ہونے والا ہے۔

سات اصولوں میں یہ بھی لکھا کہ انسانوں کی طرح نہیں رہنا۔ مگر سوراب فارم کی عمارت میں سوتے۔ سکویلر نے پھر ذہانت سے قائل کیا کہ سوروں کو بہتر کام کے لئے اچھی نیزدہ اور صحت کی ضرورت ہے ورنہ عمارت میں رہنا انہیں بھی پسند نہیں۔

جانور چپ ہو گئے مگر یہ بات بری الگ رہی تھی کہ وہ سور آرام دہ بستر و پرسوتے ہیں۔

باور چھی خانے میں شاندار کھانے بننے ہیں۔ جب سات اصولوں کو پڑھنے کی کوشش کی گئی تو وہاں لکھا نظر آیا کہ

"بستر پر سویا تو جا سکتا ہے مگر چادر کے بغیر"

جانوروں نے بہت یاد کرنے کی کوشش کی مگر کسی کو یاد نہ آسکا تو سوچا گیا کہ یہی درست اصول ہے۔

سوروں کو واقعی حق حاصل تھا کہ وہ عیاشی سے زندگی بسر کریں کیونکہ انہوں نے ہمیں کام کرنا تھا۔

ایک رات طوفانی ہوا چلی۔ سب جانور پر یہاں میں آوازیں نکالتے رہے۔ سخت تباہی آئی۔ صبح دیکھا تو سالوں کی محنت ہوائی چکی تباہ ہو چکی تھی۔ جانور پر یہاں افسرده کھڑے تھے۔ نپولین نے غصے میں کہا یہ سنبال نے کیا ہے ہمارے منصوبے تباہ کرنے والا وہی ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی نظر آئے مار دیا جائے۔ مارنے والے کو انعام دیا جائے گا۔ ہم ہوائی چکی دوبارہ بنائیں گے۔ پہلے سے زیادہ محنت کریں گے اور سنبال کو بتا دیں گے کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو چکا ہے۔ تمام جانور سنبال کو مارنے کے طریقے سوچنے لگے۔ اس کے پیروں کے نشان بھی نظر آئے۔

نپولین نے ان نشانوں کی مدد سے اسے تلاش کرنے کی کوشش کی جب نہ ملاتا تو بولا ہم سنبال کو شکست دیں گے۔ سخت طوفان آئے یا سردی کا موسم ہو، ہمارا کام جاری رہے گا اور ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک دوبارہ چکی کی تعمیر کامل نہیں ہو جاتی۔ اثتمل فارم ہمیشہ قائم رہے۔ ہوا کی چکلی ضرور بنے گی۔

اگرچہ جانوروں کو سخت سرداور طوفانی موسم کا سامنا کرنا پڑا شدید برف باری ہوئی مگر چکلی کی تعمیر جاری رہی۔ انسان ان کا دشمن چاہتا تھا کہ چکلی نہ بنے اور انہوں نے یہ بنا کر اسے شکست دیتی تھی۔ پہلے کی نسبت مضبوط دیواروں سے اسے تعمیر کرنا تھا۔ پھر برف میں دب گئے تھے۔ جیسے ہی برف پھکلی دوبارہ کام شروع کر دیا گیا۔ بوکسر اور کلوور نے سب سے زیادہ محنت کی۔ سکویلر نے پھر اپنی تقریروں سے جانوروں کے حوصلے بلند کرنے کی کوششیں کیں مگر اس کی تقریروں سے زیادہ بوکسر کے مسلسل کام اور نفرے "میری محنت اور کام پہلے سے زیادہ ہو گا" نے اثر دکھایا اور انہوں نے اور بھی زیادہ محنت سے کام کیا۔ آلوؤں کی فصل خراب موسم نے تباہ کر دی چنانچہ کام پہلے سے زیادہ کرنا پڑا اور خوراک بہت ہی کم ملی۔

جانور بیمار نظر آرہے تھے۔ انسانوں کو اس بات کی خبر مل رہی تھی اور اس نے کہنا شروع کر دیا کہ جانور بھوکے مر رہے ہیں۔ ایک دوسرے کو مار کر کھارے ہیں۔ پولین کو علم تھا کہ پوک اور اندر کے برے حالات کو چھپانا ہے۔ مسٹرو ہمپر کو ناج کے وہ ٹب دکھائے جاتے جو ریت سے بھرے تھے۔ اندر ریت اور اوپر اناج بھیڑیں کہتیں خوب شاندار کھانامل رہا ہے۔ تاکہ انسان کو حقیقی حالات معلوم نہ ہو سکیں۔ پولین اب جانوروں میں بہت کم دکھائی دیتا۔ فارم ہاؤس میں ہی رہتا دروازے پر خوفناک کتے موجود ہوتے جو کسی کو قریب آتے دیکھ کر غراتے اور ڈراتے۔ پولین کے احکامات سکولیر کے ذریعے جانوروں تک پہنچتے۔ مسٹرو ہمپر سے معابدہ کر لیا گیا کہ انہیں انڈے دے کر خوراک حاصل کی جائے گی۔ مرغیوں نے احتجاج کیا اور انڈے بلند جگہ پر دینے شروع کر دیئے تاکہ وہ ٹوٹ جائیں۔ ان کی خوراک بند کر دی گئی۔ نومر غیاں اس دوران ہلاک ہوئیں۔ مرغیوں کو نشست ہوئی کیونکہ کتنے انہیں بھوکار کھتے۔ آخر کار ان کے انڈے مسٹرو ہمپر کو جانے لگے مگر اسے خبر نہ ہونے دی گئی کے اینیمیل فارم کے اندر کس قدر خراب حالات گزرے ہیں۔

ابھی بھی پولین سنوبال کے خلاف تھا چنانچہ جب اس نے لکڑیوں کا بڑا ڈھیر بیچنے کا فیصلہ کیا تو سوچا کہ وہ Pilkington پل کنکشن کو بیچے یا Frederick فریڈرک کو۔ مگر جب بھی کسی کو بیچنے کا سوچتا تو یہ مشہور کرتا کہ سنوبال دوسرے کے پاس چھپا ہوا ہے۔ خوراک چوری ہوتی دودھ گرتا انڈے ٹوٹتے۔ پھلوں کے درخت گرتے غرض فارم کی ہر خرابی کا ذمہ دار سنوبال کو قرار دے دیا جاتا اور جانور اس سے نفرت کا اظہار کرتے۔ گائیں کہتیں رات کو وہ چپکے سے ان کا دودھ لے جاتا ہے۔ چوہے تنگ کرتے تو وہ بھی سنوبال کا ساتھی قرار دیئے جاتے۔ پھر پولین خود تحقیقات کے لئے آیا۔ جگہ جگہ سونگھ کر دیکھتا اور غصے کے کہتا ہاں وہ یہاں آیا تھا۔ یہن کرتے خوفناک انداز سے غراتے اور سنوبال کے لئے نفرت کا اظہار کرتے۔ اسی شام کو سکولیر نے جانوروں کے سامنے تقریبی کے سنوبال جوز کا ساتھی ہے

اور اب فریڈرک کے ساتھ مل کر فارم کو بتاہ کرنے کا خواہ شمند ہے۔ جانوروں نے یہ بات سنی تو کچھ پریشان ہو گئے۔ سنوبال تو ان کا ہمدرد تھا اور جب بھی انسانوں نے ان پر حملہ کیا اس نے سب سے زیادہ بہادری سے ان کا مقابلہ کیا۔ بلکہ اسے اہم ترین اعزاز بھی دیا گیا۔ بوکسر تو اتنا پریشان ہوا کہ زمین پر بیٹھ گیا۔ مگر سکولیر نے دوبارہ انہیں سمجھایا کہ اسے کچھ ایسی تحریریں ملیں ہیں جو سنوبال نے خود لکھی ہیں اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت جانوروں کے خلاف اور انسانوں کا ہمدرد تھا جبکہ نپولین آپا صل ہمدرد اور دوست ہے۔ جانوروں نے یہ بات مان لی مگر بوکسر بولا انقلاب کے وقت تو ہمارا ساتھی تھا بعد میں تبدیل ہو گیا ہوگا مگر جب سکولیر نے اصرار کیا کہ وہ ابتداء سے ہی دشمن تھا تو بالآخر بوکسر نے بھی کہہ دیا کہ اگر کامریڈ نپولین یہ کہتے ہیں تو یہی بات ہو گی۔

البتہ سکولیر نے بوکسر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا کہ اب بھی کچھ جانور سنوبال کے جاسوس ہیں اور یہاں موجود ہیں۔ چار دن بعد نپولین نے سب جانوروں کا اجلاس طلب کیا۔ تو بھی انک اور خونخوار کتوں کے درمیان تمغے سجائے وہ اجلاس میں آیا۔ کتوں کی بھی انک آوازوں سے تمام جانور خوفزدہ تھے۔ چار سوروں کو لا یا گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ سنوبال کے ساتھی ہیں۔ کتوں نے انہیں چیر پھاڑ کر ان کا گوشت کھالیا۔ اسی وقت تین کتوں نے بوکسر پر بھی حملہ کر دیا۔ بوکسر بہت صحت مند تھا تو انہیں اپنے پیروں سے زخمی کر دیا نپولین کی طرف دیکھا جو گھبرا یا ہوا تھا اسکے کہنے پر کتوں کو چھوڑ دیا۔ کچھ دیر بعد ہی تین مرغیاں ایک بنس اور تین بھیڑوں کی لاشیں زمین پر پڑی تھیں۔ یہ وہ جانور تھے جنہوں نے کسی نہ کسی بات پر نپولین کے احکامات کو ماننے سے انکار کیا تھا۔ مگر اب سنوبال کر ساتھی قرار دے کر انہیں تکلیف دہ موت دی گئی تھی۔ جانور یہ منظر دیکھ کر وہاں سے چلے تو گئے مگر نہ جوز کے دور میں ایسے برے طریقے سے جانور قتل کئے تھے نہ اس کے بعد۔ ایک چوباتک آج سے پہلے نہیں مارا گیا تھا۔ سب اداس تھے۔ پریشان تھے۔ خوفزدہ تھے۔

بُوكسر پہلے ادھر ادھر ٹہلتار ہا اور پھر بولا یہ ہماری کمزوری اور خامی ہے۔ اس کمزوری اور خامی کا اعلان ہے کام پہلے سے زیادہ کام۔ اب میں پہلے سے ایک گھنٹہ زیادہ کام کروں گا۔ انسنے یہ کہا اور بھاری پھر گھسیٹ کر چکی کے قریب لانے لگا۔ جانور حیران تھے یہاں کافارم تھا۔ میجر نے پہلے خطاب میں جو فارم انہیں دکھایا تھا وہ تو بہت مختلف تھا۔

نہ وہاں بھوک تھی نہ قتل و غارت مگر یہاں تو خوفناک کتنے انہیں قتل کر رہے تھے۔

انہوں نے اپنا پرانا گیت گانا شروع کیا مگر اس مرتبہ آواز جوش کے بجائے غمگین اور اداس تھی۔

سکولیلر ایک مرتبہ پھر وہاں خوفناک کتوں کے ساتھ آیا اور نپولین کا اعلان سنایا کہ یہ ترانا آج کے بعد انہیں پڑھا جائے گا۔

انقلاب ختم ہو چکا ہے۔ اب نئے معاشرے کی تشقیل ہو رہی ہے۔

جانور کچھ کہنا چاہتے تھے مگر نہ کہہ سکے کیونکہ کتنے بھی انک انداز میں انہیں گھور رہے تھے۔

اس دن کے بعد سور شاعر می نی مس کالکھا ہواترانہ پڑھا جانے لگا

اینیمل فارم اینیمل فارم

نہ پہنچے گا تجھے مجھ سے کوئی نقصان

یہ نیاترانہ ہر اتوار کی مجلس میں گایا جاتا مگر پرانے ترانے کا جوش دلوں اس میں موجود نہ تھا۔ کچھ دن بعد جانوروں نے سوچا کہ چھٹے اصول میں کسی بھی جانور کو مارنے سے منع کیا گیا تھا۔ کلوور نے بخمن سے کہا کہ وہ چھٹا اصول پڑھ کر سنائے مگر اس نے منع کر دیا۔ مگر مے رائل نے اصول سنادیا۔ اب وہاں لکھا تھا

"ایک جانور دوسرے جانور کو نہیں مارے گا "بغیر وجہ کے"

بغیر وجہ کے الفاظ شاید جانوروں کو یاد ہی نہیں تھے جبکہ اس کے مطابق جانوروں کو قتل کیا جا سکتا تھا۔ اور احتجاج ممکن نہ تھا۔

ہوا کی چکی سخت محنت کے بعد مکمل ہو گئی جو پہلے سے مضبوط تعمیر کی گئی تھی۔
جانوروں نے بہت زیادہ کام کیا مگر خوراک جونز کے زمانے سے بہت کم ملی۔
انہیں یہ تو پتہ چلتا کہ ہر قسم کی فصل اور دیگر اشیاء میں اضافہ ہو رہا ہے مگر سوچتے کہ کاش خوراک میں بھی اضافہ ہو وہ تو پہلے سے
بہت بھی کم مل رہی ہے۔ نپولین اب جانوروں میں بہت کم آتا۔
آتا بھی تو چاروں طرف خونخوار کئے اور آگے ایک مرغناشان میں قصیدے پڑھتا نظر آتا۔
آنے کا اعلان بھی کیا جاتا ہے وہ بادشاہ ہو۔ وہ شاندار کھانے کھاتا۔ بہترین کمرے میں رہتا۔
نام سے پہلے ہمارا لیڈر یا کامریڈ نپولین لگانا لازمی قرار دیا گیا اور دیگر القابات بھی نوازے گئے۔
سکویلر کامریڈ نپولین کے احکامات سناتا اور کہتا کہ ہمارے آقانپولین کو پریشان حال جانوروں کی بہت بھی زیادہ فکر ہے۔
یہ سن کر جانور اپنی کامیابیوں کا سہرا کامریڈ نپولین کے سر باندھ کر خوش ہوتے۔ کامریڈ نپولین کا ہمیشہ مشکور ہونا چاہئے جن
کی لیڈر شپ میں مرغیاں اتنے اٹلے دیتی ہیں اور ہم ترقی کر رہے ہیں۔
شاعری نبی مس نے اپنے لیڈر نپولین کے لئے "کامریڈ نپولین" نامی نظم لکھی
جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ جانور اپنے لیڈر کے لئے کس قدر شاندار جذبات رکھتے ہیں۔

تیہیوں کا والی

خوشیوں کا مرکز

عالیٰ شان بادشاہ

خوش ہوتی ہے میری روح بیدار ہوتی ہے روح

جب تیری خاموش آنکھوں کو دیکھتا ہوں

جو حکم دیتی لگتی ہیں

یہ آنکھیں ایسی ہیں جیسے آسمان پر سورج

جن سے جذبہ اور نئی زندگی ملتی ہے

کامریڈ نپولین

تو ہمیں چیزیں عطا کرتا ہے بخشتا ہے

وہ چیزیں جنہیں جانور پسند کرتے ہیں

دو وقت بہت سا کھانا

مزے لینے کے لئے شاندار گھاس (server555.com)

اس لئے ہر جانور چاہے چھوٹا ہو یا بڑا

بے فکر ہو کر آرام سے سوتا ہے

کیونکہ تو سب کی نگہبانی اور دیکھ بھال کر رہا ہوتا ہے

کامریڈ نپولین

پہلے میں بہت چھوٹا سو رکھا

اور کچھ بڑا ہونے سے پہلے ہی

آپ کا مخلص اور فادار ہو چکا تھا

آپ سب کچھ جانتے ہیں آپ کو ہر شے کی خبر ہے
میں سب سے پہلے یہی کہتا ہوں
کامریڈ نپولین

اس نظم کو بے حد پسند کیا گیا اور سات شاندار اصولوں کے ساتھ بڑے الفاظ میں لکھوا دیا گیا۔
سکویلر نے کامریڈ نپولین کی ایک بڑی تصویر بھی ساتھ لگا دی۔

فارم کی لکڑی کو پل کنٹشن اور فریڈرک دونوں خریدنا چاہتے تھے۔ فریڈرک زیادہ خواہش رکھتا تھا مگر قیمت کم دے رہا تھا۔
پھر انفواہ تھی کہ وہ فارم پر حملہ بھی کرنا چاہتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا کہ سنوبال ابھی بھی نپولین کو قتل کروانا چاہتا ہے۔
تین مرغیوں نے قتل کی منصوبہ بندی کا اعتراف کر لیا اور قتل کردی گئیں۔ اب کامریڈ نپولین کی بے حد حفاظت کی جاتی۔
چار کتے بستر کے قریب موجود ہتے۔ کھانے کو پہلے ایک سور Pinkeye پنکی چکھ کر دیکھتا کہ زہر تو شامل نہیں۔
لکڑیوں کو پل کنٹشن کے ہاتھوں فروخت کر دیا گیا۔ اگرچہ وہ انسان تھا۔ فریڈرک کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ اپنے
جانوروں پر بے حد ظلم کرتا ہے اور فارم پر حملہ بھی کرنے والا ہے۔ جانور کہتے کے اس کے فارم حملہ کر کے جانوروں کو ظلم سے
نجات دلانی چاہئے۔ سکویلر سمجھتا کہ ابھی وقت نہیں۔ البتہ انسانیت مردہ باد کے بجائے فریڈرک مردہ با دکان غرہ لگایا
جاتا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ سنوبال اب بھی فارم میں آ کر چیزیں خراب کرتا ہے اور اسے کبھی بھی کوئی اعلیٰ تمغہ نہیں دیا گیا تھا۔ ب
ے تھکن والے کام کے بعد ہوا کی چکلی مکمل ہو گئی۔ جانوروں کی خوشی کی انتہاء تھی۔ چکلی کو نپولین کی چکلی کا نام دیا گیا۔
پھر بتایا گیا کہ پل کنٹشن سے مصنوعی دوستی ظاہر کی گئی تھی اصل میں لکڑیاں فریڈرک کے ہاتھوں بچ دی گئی ہیں۔
ایک خفیہ معاملہ فریڈرک کے ساتھ بہت پہلے ہی ہو چکا تھا۔ اب فریڈرک کی جگہ پل کنٹشن مردہ با دکان غرہ لگتا۔

کہا جاتا کہ پل کنگشن تو سنوبال کی سازشوں میں شریک تھا۔ جانور کامریڈ نپولین کی ذہانت کو سلام پیش کر رہے تھے۔ شاندار نوٹ جانوروں کے سامنے تھا اور وہ بے حد خوش تھے۔ مگر جلد ہی معلوم ہو گیا کہ سب نوٹ جعلی ہیں۔ نپولین نے فریڈرک کو موت کی سزا کا حکم سنایا اور اس کے ساتھیوں کے لئے بھی موت کا اعلان کیا گیا۔ پل کنگشن سے دوبارہ دوستی کی کوشش کی گئی اور صلح کا پیغام بھجوایا۔ دوسرے دن فریڈرک پندرہ آدمیوں کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ وہ گولیاں چلا رہے تھے۔ جانوروں نے کچھ دیر مقابلہ کیا مگر گولیاں بہت شدید تھیں۔ فارم کی عمارت میں جانوروں نے پناہی۔ دشمن قصہ کر رہا تھا۔ پل کنگشن کو مدد کے لئے کہا گیا تو اس نے غصے میں جواب بھجوایا "تمہاری مرمت ہونی چاہئے۔ یہی ہونا چاہئے تھا" فریڈرک کے ساتھیوں نے ہوا کی چکی میں بارو دھکر کر اسے اڑا دیا۔ جانور غصے میں آپکے تھے۔ گولیاں ان کا غصہ ٹھنڈا نہ کر سکیں اور اب جانوران سے لڑ رہے تھے۔ انسانوں نے کچھ دیر مقابلہ کیا پھر شکست کھا کر بھاگ لئے۔ کچھ جانور مر چکے تھے بہت سے زخمی تھے۔ سکولیر اس تمام عرصے میں نظر نہ آیا مگر اب وہاں موجود تھا۔ بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ کامریڈ نپولین کی وجہ سے ہمیں فتح نصیب ہوئی۔ گھبراؤٹیں۔ ہم محنت کریں گے۔ ایک کے بجائے کئی ایک چکیاں بنائیں گے۔ ہم فتح یاب ہوں گے۔ بوکسر سوچ رہا تھا کہ اب گیارہ سال کی عمر میں شاید وہ دوبارہ اتنی محنت سے کام نہ کر سکے جیسے پہلے کیا تھا۔ مر نے والے جانوروں کو اعزازات کے ساتھ دفن کیا گیا۔ سب جانوروں کو کچھ پھل کھانے کے لئے دیئے گئے اور سب سے بڑا اعزاز کامریڈ نپولین نے اپنے لئے تجویز کیا۔ سبز پرچم کا اعزاز اسے دیا گیا۔ شراب کی بولیں فارم ہاؤس سے ملیں تو نپولین نے دل کھول کر شراب پی۔ پھر مسٹر جونز کی ٹوپی پہننے گھوڑا گاڑی میں سوار کہیں گیا۔ کچھ دیر بعد سکولیر نے روتے ہوئے اعلان کیا کہ کامریڈ نپولین سخت بیمار ہیں اور مر رہے ہیں۔ سنوبال نے انکے کھانے میں زہر ملوایا تھا۔ اب انہوں نے حکم صادر فرمایا ہے کہ شراب پینے کی سزا موت ہوگی۔

کچھ دیر بعد بتایا گیا کہ پولین صحت بہتر ہو رہی ہے۔ چند دن بعد وہ بالکل تند رست ہو گیا اور شراب تیار کرنے کی ہدایت کی۔ ایک رات کوئی کے گرنے کی آواز آئی۔ سکولیر مقدس اصولوں کے پاس گراپڑا تھا۔ قریب ہی روشنائی کا ذہب اور سیرہ بھی پڑی تھی۔ کتنے اسے اپنی حفاظت میں لے گئے۔ بخمن سمجھ چکا تھا کہ اصل معاملہ کیا ہے مگر کچھ نہ بولا۔ کچھ دن بعد جانوروں نے مقدس اصول پڑھے تو وہاں لکھا تھا

کوئی جانور ضرورت سے زیادہ شراب نہیں پئے گا۔

ان کے ذہن میں تو یہ تھا کہ اصول ہے کہ کوئی جانور شراب نہیں پئے گا۔

چکی کی تعمیر دوبارہ سے شروع ہوئی۔ بوکسر نے کسی کونہ بتایا کہ اس کا پیر سخت زخمی ہے اور بدستور دل و جان سے کام کرتا رہا۔ رات کو درد میں بہت اضافہ ہو جاتا تو کلوور اور بخمن اسے کم کام کرنے کا مشورہ دیتے مگر وہ چاہتا تھا کہ اپنی زندگی میں ہی چکی مکمل کر دے۔ جانوروں کے بڑھاپے میں آرام کے لئے ریٹائرمنٹ کی عمریں طے تو کردی گئیں تھیں مگر اب تک کوئی جانور پیش حاصل نہ کر سکا تھا۔ گھوڑے اور سور بارہ سال گائیں چودہ سال کے تو سال بھیڑیں سات سال اور مرغیوں اور بظنوں نے پانچ سال کی عمر میں ریٹائر ہو کر آرام کی زندگی برقرار رکھی۔ بوکسر بارہ سال کا ہونے والا تھا۔ ایک مرتبہ پھر شدید سردیاں آئیں اور خوارک کی کمی کی وجہ سے جانوروں کو بہت کم کھانے کو ملا۔ مگر سوراب بھی پہلے کی طرح خوشحال تھے اور خوب کھاتے۔ سکولیر ثابت کرنے کی کوشش کرتا کہ اب حالات جو نزکے زمانے سے بہت بہتر ہیں۔ خوارک زیادہ ملتی ہے اور کام کم کرنا پڑتا ہے۔ جانور ہاں تو کہہ دیتے مگر دماغ میں یہ بات صاف تھی کہ جو نزکے زمانے میں خوارک زیادہ ملتی تھی اور کام کم کرنا پڑتا تھا۔ دوسرے حالات بھی بہتر تھے۔ لیکن خوشی کی یہ بات تھی کہ وہ غلامی کا دور تھا اور یہ آزادی کا۔ پولین کے بے تحاشہ بچے پیدا ہو رہے تھے۔ یہ سب سور باتی جانوروں سے علیحدہ شاندار طریقے سے

رہتے اور اگر راستے میں کوئی دوسرا جانور مل جاتا تو اسے تعظیم کے طور پر راستہ چھوڑنا پڑتا۔

سوروں کے لئے تعلیم کا تنظام کیا جا رہا تھا۔ دیگر جانور کمزور ہو رہے تھے انہیں کھانے کو بہت ہی کم ملتا مگر سور بہت موٹے تازے ہو رہے تھے انہیں ہر قسم کی خوارک اور دوسری نعمتیں میر تھیں مگر کمزور جانور کم عقل بھی تھے اور آزادی کی خوشی میں سب تکلیفیں خوشی سے برداشت کرتے۔ جلوسوں میں نپولین کے لئے شاندار تقریریں کی جاتیں ترانے گائے جاتے جس سے انہیں اپنی بھوک کا خیال نہ رہتا۔ اگر کوئی احتجاج کرتا بھی تو بھیریں بلند آواز سے بلونا شروع کر دیتیں چارٹانگلوں والے اچھے دوٹانگلوں والے بدمعاش۔

اینیمیل فارم کا پریل میں ری پلک جمہوریہ بنانے کا اعلان کر دیا گیا۔ صدر نپولین کو چن لیا گیا کیونکہ کوئی دوسرا امیدوار موجود نہ تھا۔ اس نے تقریر میں دوبارہ بتایا کہ سنوبال بہت بڑا مجرم ہے

اور ہر نئے روز کے ساتھ اس کے جرائم کے انکشافات ہو رہے ہیں۔

بہت عرصہ غائب رہنے کے بعد پہاڑی کو موزز ایک مرتبہ پھروہاں آگیا۔ اب بھی وہ فارغ رہ کر صرف با تیں کر کے خوش

محسوس کرتا۔ Sugarcandy Mountain شکر کے پہاڑ کے بارے میں بتاتا

کہ ان کا لے با долوں کی پچھلی طرف شکر کے پہاڑ ہیں۔

جہاں مرنے کے بعد ہم جیسے معمولی اور کم تر جانور تکلیفوں سے محنت سے نجات حاصل کر کے شاندار زندگی نزارتے ہیں۔

جانور خوش ہوتے کہ کوئی ایسی جگہ ہے جہاں تکلیف اور پریشانیاں موجود نہیں۔ اگرچہ سوران باتوں کی سختی سے تردید کرتے

مگر اس کے باوجود اس پہاڑی کو کو کچھ نہ کہتے بلکہ اسے کھانے پینے کو بھی دیتے۔ یہ بات جانوروں کی سمجھیں نہ آتی۔

بوکسر نے چکلی بنانے میں دوسروں سے زیادہ کام کیا۔ سوروں کے بچوں کے لئے سکول بھی بنایا گیا۔

بوکسر نے سخت محنت سے کام کیا جس سے اس کی صحت روز بروز خراب ہو رہی تھی۔ بہار میں صحت مند ہونے کی امید تھی مگر نہ ہوا۔ جسم میں ہمت نہ تھی مگر قوتِ ارادی سے کام کرتا رہا۔ جانور سے آرام کا مشورہ دیتے مگر وہ نہ کرتا۔ بارہویں سال میں ریٹائرمنٹ سے قبل وہ کام مکمل کر دینا چاہتا تھا۔ ایک دن بہت زیادہ پھر وہ کوئے جانے کے دوران ان کے نیچے دب گیا۔ کبوتروں نے یہ خبر جانوروں کو دی۔ کلوور بھائی تھیں ہوئی بوکسر کے پاس پہنچی۔ اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا اور بہت مشکل سے بات کر رہا تھا۔ سکویلر کو بلایا گیا۔ اس نے کہا کہ مریڈن پولین کو بوکسر کی بیماری کا بہت افسوس ہے اور اس کا اعلان ولگڈن کے ہسپتال میں کروایا جائے گا۔ جانور نہیں چاہتے تھے کہ انسان جانور کا اعلان کرے مگر کچھ نہ کہہ سکے۔ بوکسر نے کچھ دن وہاں آرام کیا اور کلوور اور بخمن سے کہا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد وہ اپنے علم میں اضافہ کرے گا اور آرام دہ سکون کی زندگی بس رکرے گا۔

چند دن بعد ایک گھوڑا گاڑی وہاں آئی اور بوکسر کو اس میں ڈال کر لے جایا جانے لگا۔

اسے جو شخص چلا رہا تھا اس کے چہرے سے عیاری اور بدمعاشی نمایاں تھی۔

بخمن نے چیختے ہوئے کہا یہ گاڑی تو جانوروں کی کھالیں اور ہڈیاں بینچنے والے کی ہے۔

بوکسر کو قصائی کے پاس لے جایا جا رہا ہے۔ تمام جانور خوفزدہ ہو کر چیختے لگے۔ بوکسر کو بچاؤ۔

گاڑی تیزی سے بھاگی۔ جانور اس کے ساتھ دوڑنے لگے۔ بوکسر نے گاڑی سے جھانکا۔ سمجھ گیا کہ خطہ ہے۔

اپنے پیروں سے گاڑی کو توڑنے کی کوشش کی گراب وہ کمزور ہو چکا تھا۔ گاڑی تیزی سے عمارت سے نکل گئی۔

جانور اداس تھے۔ غمگین تھے۔

تین دن گزر گئے تو سکویلر نے اعلان کیا کہ ہمارا پیارا بوکسر ولگڈن کے ہسپتال میں زندگی کی بازی ہا رگیا۔

ہم سے جدا ہو گیا۔ مرتے ہوئے میں اس کے قریب تھا۔ اسے صرف یہ افسوس تھا کہ چکی اس کی زندگی میں مکمل نہ ہو سکی۔ تو دوستو اب ہمیں اور زیادہ محنت سے کام کرنا ہو گا۔ عیاری سے ادھراً ہدردیکھتے ہوئے اس نے کہا کہ کسی نے شرارت سے کہہ دیا کہ بوکسر کو قصاصی کے پاس بھیج دیا گیا۔ نہیں اسے ہسپتال بھیجا گیا۔ وہ گاڑی ہسپتال والوں نے خریدی تھی مگر اس کا بورڈ تبدیل نہیں کروایا تھا بوکسر کی ہسپتال میں مکمل نگہداشت کی گئی۔ بہت مہنگی دوائیاں دی گئیں۔ جانور خوش تھے کہ ان کا پیارا ساتھی آخری وقت میں خوش تھا۔ سکولیر نے اپنی باتوں سے سب کے دل جیت لئے تھے۔

پولین نے بھی اگلے اجلاس میں بوکسر کی تعریف کی اور اسکی قبر پر پھول چڑھائے۔

دعوت کا انتظام کیا گیا۔ لکڑی کے ڈبے میں شراب منگوائی گئی۔ رات بھر موسیقی کے ساتھ جام چڑھائے گئے۔ آپس میں تکرار ہوئیں۔ دوسرے دن دوپہر تک سورسوئے رہے۔

یہ بات جانوروں میں پھیل گئی کہ سوروں کے پاس بہت سی رقم کہیں سے آئی تھی جس سے شراب منگوائی گئی۔ رقم کہاں سے آئی یہ بات کوئی نہ جان سکا۔

موسم آتے رہے جاتے رہے سال گزرتے رہے۔

وہ جانور جن کی عمریں کم تھیں مر گئے۔

اور وہ وقت بھی آیا جب کلوور بخمن کوے موزز اور چند دوسروں کے علاوہ کوئی جانور ایسا نہ رہا جسے انقلاب اور بغاوت کا زمانہ یاد ہو۔ میریل بیویل جیسی پٹھر اور مسٹر جونز بھی دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ سنوبال اور بوکسر بھی کسی کو یاد نہ تھے۔ کلوور زندہ تو تھی مگر بیمار اور کمزور نظر کے ساتھ۔ ریٹائرمنٹ کی عمر سے زیادہ کی ہو چکی تھی مگر اب کسی کو یاد نہ تھا کہ ریٹائرمنٹ کے کیا اصول بنائے گئے تھے۔ ریٹائرڈ جانوروں کی فلاح و بہبود کے منصوبے بہت پہلے ختم کریے گئے تھے۔

نپولین کو حکومت کی بہت سمجھ بو جھ آچکی تھی۔ سکولیر زندہ تھا مگر بے حد موٹا ہو چکا تھا۔

ہاں بوڑھا بخشن اب بھی پہلے جیسا تھا مگر بہت کم بولتا۔ بوکسر کی موت کے صدمے نے اسے اداس کر دیا تھا۔ جانوروں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا تھا۔ نئے پیدا ہونے والے جانوروں کے لئے بغاوت کی کوئی اہمیت نہ تھی۔

کچھ جانور خرید کر بھی یہاں لائے گئے جنہوں نے پہلے بغاوت کے بارے میں کچھ نہ سنا تھا۔

تین نئی صحت مند گھوڑے بھی وہاں موجود تھے جو کلوور کی بہت زیادہ عزت کرتے۔

یہ سب ان پڑھا اور بے حد بے وقوف تھے اور انقلاب کی ہربات پر یقین کرتے۔

اینیمیل فارم کی آمد نی میں بہت اضافہ ہو چکا تھا۔ بہت سی نئی عمارتیں اور پل کنٹھ سے خریدے گئے کہیت بھی فارم کی ملکیت تھے۔ ایک چکی کے بعد ایک اور چکی بن رہی تھی۔ مگر یہ خوشحالی صرف لیڈروں کے لئے تھی۔

جانوروں کے حالات اب بھی خراب تھے۔ کہاں گیا تین دن کا کام کہاں گیا تھنڈا اگرم پانی کہاں گیا شاندار کھانے کا تصور اور ریٹارمنٹ کی زندگی کا آرام۔ اب تو لیڈر نپولین کہتا تھا کہ محنت میں عظمت ہے۔ خوشی کے لئے سادہ اور محنت کی زندگی ضروری ہے۔ ہاں سورا اور کتنے خوشحال تھے۔

سکولیر جانوروں کی گمراہی کرتا اور بتاتا کہ سور کتنی محنت کرتے ہیں۔ بوڑھے جانور سوچتے کے مسٹر جوزہ کے دور کی زندگی بہتر تھی۔ تمام محنت اور برے حالات کے باوجود جانور اس بات پر خوش تھے کہ یہ فارم ان کا اپنا ہے۔

بھوک برداشت کرتے ہیں تو اپنے لئے کام کرتے ہیں تو اپنے لئے انسانوں کے لئے نہیں۔

پھر ایک دن جانوروں نے پریشان ہو کر دیکھا کہ سکولیر اپنے بہت زیادہ وزن کے باوجود دو پیروں پر چلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے پیچے دوسرے سور بھی دو پیروں پر چلنے کی کوشش میں مصروف تھے۔

نپولین بھی اپنے جاہ و جلال کے ساتھ دو پیروں پر چل رہا تھا۔

جانوراب تک ہر چیز برداشت کرتے آرہے تھے مگر یہ چیز ناقابل برداشت تھی لیکن کتوں کی دہشت کی وجہ سے کوئی منہ نہ

کھوں سکتا تھا۔ بھیڑیں بولنا شروع ہوئیں

"چارٹانگیں اچھی دوٹانگیں بہتر"

بنجمن اور کلوور پریشان حالت میں اس جگہ گئے جہاں مقدس اصول لکھتے تھے۔

بنجمن نے اپنا اصول توڑ کر فرمان پڑھ کر سنادیا۔ اب صرف ایک ہی اصول وہاں موجود تھا۔

"اگرچہ سب جانور برابر ہیں مگر کچھ جانور دوسروں کی نسبت زیادہ برابر ہیں"

جلد ہی سور جانوروں سے سختی سے کام کروانے لگ۔ کوڑے ان کے ہاتھوں میں ہوتے۔ واڑیں سیٹ لگ گئے ٹیلی

فون کے ساتھ ساتھ اخبارات و رسائل بھی وہاں آنے لگے۔ نپولین سگار پیتے ہوئے کام کا جائزہ لیتا۔

جلد ہی سور مسٹر جوزہ کے کپڑے پہنے ہوئے نظر آنے لگ۔

ایک ہفتے بعد گاڑیوں میں نزدیکی فارم کے کسان اینیمیل فارم کے معائنے کے لئے آئے۔ جانور کام میں مصروف رہے

انہیں خوف تھا کہ کام روکنے پر مار پڑے گی۔ رات کے وقت فارم ہاؤس کی عمارت کے اندر سے لوگ بلند آواز میں نہیں

رہتے تھے گانے گارہے تھے۔ جانور اور انسانوں کی ملی جلی آوازیں تھیں۔ جانور کھڑکی سے اندر دیکھنا شروع ہوئے۔

ایک لمبی گول میز کے ارد گرد چھ کسان اور چھ اعلیٰ سور تشریف فرماتھے۔

نپولین سب سے ممتاز جگہ پر بیٹھا نظر آیا۔ سب تاش کھلینے میں مصروف تھے۔ پھر شراب کا دور چلا۔

مسٹر پل کنگشن جو فوکس ووڈ کے مالک تھے انہوں نے تقریر کی اور کہا کہ جمارے درمیان کی غلط فہمیاں ختم ہو چکی ہیں۔

یہ سمجھا جاتا ہا کہ ایک فارم جسے سورچلار ہے ہوں وہاں انتشار ہو گا نظمی ہو گی اس طرح کے فارم کو دیکھ کر ہمارے جانور اور انسان بھی بغافت کا سوچیں گے۔ مگر یہ خدشات اب ختم ہو چکے ہیں۔ آج اس فارم کو خود دیکھا۔ اتنا اچھا انتظام شاندار اور جدید طریقے ہمارے لئے ایک مثال ہیں۔ یہ شاندار بات ہے کہ یہاں پچلی ذات کے جانوروں سے بہت ہی زیادہ کام کروایا جاتا ہے اور انہیں خوراک تمام ملک کے فارموں سے کم دی جاتی ہے۔ ہم سب کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ اور ایسے طریقے اپنے فارم میں بھی رائج کرنے چاہئیں۔ اب میں اس فارم کے مالکوں کو اپنی دوستی اور تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔ سوروں اور انسانوں کے درمیان اب کوئی غلط فہمی اور لڑائی نہیں۔ آپ جس طرح پچلی ذات کے جانوروں سے نہ سب جانوروں اور انسانوں نے یہ بات سن کرتا یاں بجا کیں۔ نپولین اور مسٹر پل کلنٹن نے ہاتھ ملائے گلے ملے۔ نپولین نے بھی تقریر کی اور کہا کہ ہاں واقعی غلط فہمیاں اب ختم ہو چکی ہیں۔ ہم اپنے ہمسایوں کے ساتھ پر امن طریقے سے رہیں گے۔ کاروبار کریں گے اور خوشحال ہوں گے۔ یہ فارم سوروں کی ملکیت ہے۔ کچھ تبدیلیاں کی جا رہی ہیں اب کوئی جانور دوسرا کو کام ریڈنہیں کہہ سکتا۔ اعلیٰ لیڈر کی سور کی کھوپڑی کے سامنے سے اتوار کے دن تمام جانور احترام سے گزرتے ہیں اب ایسا نہیں کریں گے۔ کھوپڑی زمین میں پہلے ہی فن کر دی گئی ہے۔

اب یہ فارم انہمیں فارم نہیں بلکہ میزف فارم ہی کہلائے گا۔ ایک مرتبہ پھر شراب کے گلاس لکرائے گئے۔ جانور باہر سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ سوروں کے چہرے تبدیل ہو رہے ہیں۔ ایک ایک سور کے کئی کئی چہرے تھے۔ جانوروں نے خاموشی سے واپس اپنے گھر کی راہ لی۔ ابھی کچھ دور ہی گئے ہوں گے کہ فارم ہاؤس کے اندر سے لڑائی جھگڑے کی آوازیں آنے لگیں۔ واپس دوڑے اندر شدید لڑائی ہو رہی تھی۔

میز پر کے مارے جا رہے تھے۔ سب غصے میں تھے۔ نفرت اور غصہ چہروں سے عیاں تھا۔ نپولین اور پل کنگٹن نے تاش کے کھلیل میں ایک ساتھ حکم کا اکاپ چیننا تھا۔ اور سمجھ رہے تھے کہ انہیں وہ کوادیا گیا ہے۔ بارہ آوازیں جیخ و پکار کر رہی تھیں۔ مگر سب ایک جیسی معلوم ہوتیں تھیں۔ اب جانوروں کے لئے تمیز کرنا مشکل تھا کہ ان میں سے سور کون ہے اور انسان کون۔ سب کی شکلیں ایک طرح کی ہی تھیں۔

سید عرفان علی

www.server555.com



اینیمل فارم جارج آرویل اردو ترجمہ سید عرفان علی Animal Farm Urdu Translation